ہفت وار رسالہ:458
WEEKLY BOOKLET:458

”منہاج العابدین“

سے 38 مدنی پھول (قسط:1)

(صفحات:16)



گناہوں سے بچنے کا نسخہ 04
دل کی سیاہی کی علامت 07
عبادت میں کیسے دل لگے 09
شیطان کو بھگانے کے دو طریقے 14

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ النَّبِيّٖنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

کتاب ”مِنْہاجُ العَابِدِین“ سے 38 مدنی پھول (قسط:1)[1]

دُعائے عطّار: یاربِّ کریم! جو کوئی 16 صفحات کا رسالہ ”منہاج العابدین سے 38 مدنی پھول (قسط:1)“ پڑھ یا سُن لے اُسے اپنی اور اپنے محبوب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سچی محبت نصیب فرما اور اس کو ماں باپ سمیت بے حساب بخش دے۔ اٰمین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: ”اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ“ جو شخص یوں دُرودِ پاک پڑھے اُس کے لئے میری شفاعت واجِب ہو جاتی ہے۔ (معجم کبیر، 5/25، حدیث:4480)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

﴿1﴾ جنّت اور جہنّم

حدیثِ پاک میں ہے: اِنَّ الْجَنَّةَ حُفَّتْ بِالْمَكَارِهِ وَاِنَّ النَّارَ حُفَّتْ بِالشَّهَوَاتِ یعنی جنّت کو تکالیف سے اور جہنّم کو خواہشات سے ڈھانپ دیا گیا ہے۔
(معجم کبیر، 9/104، حدیث:8546۔ منہاج العابدین، ص16)

مذکورہ حدیثِ پاک میں اس بات کا ذکر ہے کہ اللہ پاک نے دوزخ کو شَہوات سے ڈھانپ دیا ہے یعنی جہنّم کی طرف جانے والا راستہ بظاہر بڑا خوشنما دکھائی دیتا ہے، اس راہ پر چلنا بڑا آسان اور اس سے بچنا نہایت دشوار ہے، اس راہ میں قدم قدم پر نفس کے لیے راحتیں ہیں، اسی وجہ سے نفس بھی اس راہ پر چلنے میں رغبت رکھتا ہے، لیکن بظاہر خوشنُما

[1] ... یہ رِسالہ المدینۃُ العِلمیہ کی کتاب ”منہاج العابدین (اردو)“ سے تیار کیا گیا ہے۔

www.dawateislami.net

نظر آنے والا یہ راستہ انسان کو جہنّم کی طرف دھکیل دیتا ہے۔ جس طرح دوزخ شہوات سے گھری ہوئی ہے اسی طرح بہشت کو بھی اللہ پاک نے سختیوں اور تکالیف سے ڈھانپا ہے، جنّت خود بہت حَسین لیکن اس کی طرف جانے والی راہ بہت دشوار و کٹھن ہے۔ مشہور مفسّر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ”دوزخ خود خطرناک ہے مگر اس کے راستے میں بہت سے بَناوٹی پھول و باغات ہیں، دنیا کے گناہ، بدکاریاں جو بظاہر بڑی خوشنما ہیں یہ دوزخ کا راستہ ہی تو ہیں۔ جنّت بڑا باردار (یعنی پھل دار) باغ ہے مگر اس کا راستہ خاردار (یعنی کانٹے دار) ہے جسے طے کرنا نفس پر گراں ہے۔ نماز، روزہ حج، زکوٰۃ، جہاد، شہادت جنّت کا راستہ ہی تو ہیں۔ طاعات پر ہمیشگی، شہوت سے علیحدگی واقعی مَشقّت کی چیزیں ہیں۔ (مرآۃ المناجیح، 7/5)“ (فیضانِ ریاض الصالحین، 2/191)

﴿2﴾ کامیاب لوگ

خدا کی قسم! یہ (یعنی جنّت کا) راستہ بہت دشوار اور پُرخَطر ہے، اسی وجہ سے اس راستے پر چلنے والے بہت تھوڑے ہیں مقولہ ہے کہ ”اِذَاعَظُمَ الْمَطْلُوْبُ قَلَّ الْمُسَاعِدُ یعنی جب مطلوب بڑا ہو تو کوشش کرنے والے تھوڑے ہوتے ہیں۔“ پھر اس راستے پر چلنے والوں میں سے بہت کم ہی ثابت قدم رہتے ہیں اور ان میں سے بھی بہت تھوڑے مقصود و مطلوب تک رسائی پانے میں کامیاب ہوتے ہیں، اصل میں یہی وہ مُعزّزین ہوتے ہیں جنہیں اللہ پاک نے اپنی مَعرِفَت و مَحبَّت کے لیے مُنتَخَب فرمایا اور اپنی توفیق سے ان کی حفاظت فرمائی پھر اپنے فضل سے انہیں اپنی رِضا اور جنّت تک پہنچایا۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ پاک اپنی رحمت سے ہمیں اور تمہیں ان کامیاب لوگوں میں سے کر دے۔ (منہاج العابدین، ص17)

اٰمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم

www.dawateislami.net

﴿3﴾ عبادت سے پہلے توبہ

(جب بندہ) عبادت میں مشغول ہونے لگے تو اپنی طرف نظر کرے کہ میں تو خطاؤں اور گناہوں میں لِتھڑا ہوا ہوں۔ اکثر لوگوں کا یہی حال ہے۔ پس خود سے کہے: میں عبادت کی راہ پر کیسے گامزن ہوسکتا ہوں حالانکہ میں تو گناہوں میں لِتھڑا ہوا ہوں اور اِس وقت بھی ان پر ڈٹا ہوا ہوں لہٰذا ضروری ہے کہ پہلے میں گناہوں سے توبہ کروں تاکہ اللہ پاک میری بخشش فرمائے اور مجھے گناہوں کی قید سے چُھٹکارا مل جائے اور میں ان کی پلیدی و گندگی سے پاک صاف ہو کر عبادت و قُربت کے لائق ہو جاؤں۔ (منہاج العابدین، ص23)

﴿4﴾ نفس کو قابو کرنے کیلئے

(عبادت کی راہ میں آنے والی رکاوٹوں کو دور کرنے کے لیے جن چار چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے: (1) دنیا سے کنارہ کشی، (2) مخلوق سے تنہائی (3) شیطان سے جنگ اور (4) نفس کی مخالفت۔ ان میں سے) نفس کا مُعاملہ ان سب سے زیادہ مشکل ہے کیونکہ اس سے علیحدگی نہیں ہوسکتی، نہ ہی شیطان کی طرح اس پر انتہائی سختی کرکے مکمل طور پر مَغلوب کیا جاسکتا ہے کیونکہ یہ عبادت کی سواری اور ذریعہ ہے، بندہ جس عبادت کا بھی ارادہ کرکے اس کی طرف مُتوجّہ ہونا چاہے نفس سے اس کی مُوافقت کی امّید نہیں کی جاسکتی کیونکہ نیکی و بھلائی کی مُخالفت کرنا اور خواہش کی پیروی کرنا اس کی فطرت میں شامل ہے، ایسی صورت میں نفس کو تقوٰی کی لگام دینا ضروری ہے تاکہ نفس سرکشی و بغاوت نہ کرے اور بندے کا مُطیع و فرمانبردار رہے اور بندہ اسے نیک اور اچھے کاموں میں استعمال کرے اور ہلاکت و فساد کی جگہوں سے روکے،

www.dawateislami.net

یوں اس گھاٹی کو عُبور کرنے کا سوچے اور اس پر اللہ پاک سے مدد چاہے۔

(منہاج العابدین، ص24)

﴿5﴾ گناہوں سے بچنے کا نُسخہ

خوف یہ ہے کہ بندہ اللہ پاک کے تیار کئے ہوئے دردناک عذاب اور اس کی جانب سے طرح طرح کی سزاؤں اور رُسوائی کی وعیدوں سے ڈرے تو یہ ڈر نفس کو گناہوں سے ڈرائے اور باز رکھے گا، پس یہاں بندے کو عبادت پر اُبھارنے والی چیزوں کے راستے کا سامنا ہوتا ہے اور اسے طے کرنے کے لئے خوف ورَجا (یعنی اُمّید) کی ضرورت ہے لہٰذا بندہ اللہ پاک کی توفیق سے اس راستے کو طے کرنا شروع کردے۔ (منہاج العابدین، ص26)

﴿6﴾ علم اور عمل کی مثال

علم درخت اور عبادت پھل کی مانند ہے، بزرگی درخت ہی کی ہے کیونکہ وہ اصل ہے مگر اس (یعنی درخت) کا نفع اس کے پھل ہی سے ملتا ہے، اسی وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: اَلْعِلْمُ اِمَامُ الْعَمَلِ وَ الْعَمَلُ تَابِعُہٗ یعنی علم عمل کا پیشوا اور عمل اس کا پیروکار ہے۔ (الترغیب والترہیب، 1/52، حدیث: 8 بتغیر۔ منہاج العابدین، ص32)

﴿7﴾ علمِ دین سیکھنا ضروری ہے

کبھی (تم) خالص ریاکاری میں پڑے ہوتے ہو اور اسے اللہ پاک کی حمد اور لوگوں کو بھلائی کی طرف بلانا سمجھ لیتے ہو تو اس طرح تم گناہوں کو نیکیاں اور قابلِ گرفت کاموں کو ثوابِ عظیم شمار کرنے لگتے ہو پس تم بڑے دھوکے اور بری غفلت میں مبتلا ہو جاتے ہو۔ خدا کی قسم! بغیر علم عمل کرنے والوں کے لیے یہ بہت بڑی اور بُری مصیبت ہے۔

(منہاج العابدین، ص36)

www.dawateislami.net

﴿8﴾ جھگڑے سے بچیں

بحث ومُباحَثہ اور کھینچا تانی سے بچنا تمہارے لیے ضروری ہے کیونکہ یہ ایک ایسی بیماری ہے جس کی کوئی دوا نہیں لہٰذا اس سے بچنے میں اپنی پوری کوشش لگا دینا کیونکہ جو بھی اس بیماری میں مبتلا ہو جائے وہ کبھی کامیاب نہیں ہوتا سِوائے اس کے جسے اللہ پاک اپنے فضل و رحمت اور لُطف و کرم سے ڈھانپ لے۔(منہاج العابدین، ص41)

﴿9﴾ نجات کا راستہ

علم کی گھاٹی اگرچہ بہت دُشوار ہے مگر مَقْصُود و مَطْلُوب (یعنی عبادت و نجات) تک رسائی کا راستہ یہی ہے۔(منہاج العابدین، ص42)

﴿10﴾ علم کے محتاج

حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے معراج کی رات جہنم میں جھانکا تو اس میں زیادہ تعداد فقرا کی دیکھی۔ صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان نے عرض کی: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! مال کے لحاظ سے فقیر؟ ارشاد فرمایا: نہیں، علم کے لحاظ سے فقیر۔

(منہاج العابدین، ص44)

﴿11﴾ گناہوں کی نُحوست

جو طرح طرح کی گندگیوں اور غلاظتوں میں لَت پَت ہو وہ اللہ پاک سے مناجات کا قرب کیسے پا سکتا ہے؟ یقیناً گناہ پر ڈٹے رہنے والے کو نیک اعمال کی توفیق کم ہی ملتی ہے اور عبادت کے لیے اس کے اعضا تیار نہیں ہوتے۔ پھر اگر عبادت کی توفیق مل بھی جائے تو بڑی مشقّت سے ادا کرتا ہے جس میں لذّت و حَلاوت ہوتی ہے نہ صفائی و نکھار اور یہ سب

www.dawateislami.net

گناہوں کی نُحوست اور توبہ ترک کرنے کی وجہ سے ہوتا ہے۔(منہاج العابدین، ص47)

﴿12﴾ خالص توبہ نصیب ہو گی

جو سورج کی گرمی، سپاہی کا تھپڑ اور چیونٹی کا ڈنک برداشت نہیں کر سکتا وہ جہنّم کی آگ کی گرمی، عذاب والے فرشتوں کی مار اور بَختی اونٹوں کی گردنوں جیسے سانپوں اور خچروں جیسے بچھوؤں کا ڈسنا کیسے برداشت کر سکتا ہے؟ جو غضب اور ہلاکت کے مکان (یعنی جہنّم) میں آگ سے پیدا کئے گئے ہیں۔ ہم بار بار خدا کی ناراضی اور عذاب سے اس کی پناہ مانگتے ہیں۔ اگر تم ان دہشت ناک اُمور کو ہمیشہ یاد رکھو اور صبح شام اور رات کی گھڑیوں میں ان کی یاد تازہ کرتے رہو تو عنقریب تمہیں گناہوں سے خالِص توبہ نصیب ہو جائے گی۔ اللہ پاک اپنے فضل سے توفیق بخشے۔(منہاج العابدین، ص51)

﴿13﴾ ہر گناہ سے بچنا ممکن ہے

اگر تم کہو کہ انسان کے لیے ایسا ہونا کیسے ممکن ہے کہ اس سے کوئی بھی صغیرہ یا کبیرہ (یعنی چھوٹا یا بڑا) گناہ ہی نہ ہو؟ تو تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ ایسا ہونا ممکن ہی نہیں بلکہ آسان بھی ہے اور اللہ پاک اپنی رحمت سے جسے چاہتا ہے خاص فرماتا ہے۔

(منہاج العابدین، ص53 ملتقطاً)

﴿14﴾ توبہ کی بَرَکات

توبہ کرنے سے تمہیں دو بڑی بھلائیوں میں سے ایک تو لازمی نصیب ہو گی: (1) سچّی پکّی توبہ پر ثابت قدم رہنے کی توفیق مل جائے گی یا پھر (2) گزشتہ گناہ معاف ہو جائیں گے۔

(منہاج العابدین، ص54)

www.dawateislami.net

﴿15﴾ سچی توبہ کتنی بڑی سعادت ہے

حضرت سیِّدُنا استاد ابو اسحاق اِسْفَرائینی رحمۃُ اللہِ علیہ باعمل عالِم تھے، وہ فرماتے ہیں: میں نے 30 سال تک اللہ پاک سے دعا کی کہ وہ مجھے سچی پکی توبہ کی توفیق عطا فرمائے۔ پھر میں نے خود پر حیرت و تعجب کرتے ہوئے کہا: سُبْحٰنَ اللہ! میں 30 سال سے اللہ پاک سے ایک حاجت طلب کر رہا ہوں مگر وہ آج تک پوری نہیں ہوئی۔ پھر میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک کہنے والا مجھ سے کہہ رہا ہے: تجھے اس بات پر تعجب ہو رہا ہے؟ تو جانتا ہے کہ اللہ پاک سے کیا طلب کر رہا ہے؟ تُو یہ سوال کر رہا ہے کہ اللہ پاک تجھے اپنا محبوب و پسندیدہ بندہ بنالے۔ (منہاج العابدین، ص57)

﴿16﴾ گناہ نہ کریں اگر ہو جائے تو فوراً توبہ کریں

تمہیں شیطان اور بَلْعَم بِن باعُورا کا معاملہ (اللہ پاک کا ان کے بارے میں چُھپا فیصلہ) بھولنا نہیں چاہیے، ان کے معاملے کی ابتدا گناہ اور انتہا کفر پر ہوئی اور دونوں ہمیشہ کے لیے ہلاک ہونے والوں کے ساتھ ہلاک ہو گئے۔ (منہاج العابدین، ص58)

﴿17﴾ دل کی سیاہی کی علامت

دل کی سختی سے بے خوف مت ہونا اور اپنے حال پر غور کرتے رہنا، ایک بزرگ رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: دل گناہوں کی وجہ سے سیاہ ہو جاتا ہے اور دل کی سیاہی کی پہچان یہ ہے کہ تمہیں گناہوں سے کوئی گھبراہٹ نہ ہو، نیکیاں کرنے کا کوئی موقع نہ ملے اور وعظ و نصیحت سے کوئی فائدہ نہ پہنچے۔ خبردار! کسی گناہ کو چھوٹا مت جانو اور کبیرہ (یعنی بڑے) گناہوں پر ڈٹے ہوئے خود کو توبہ کرنے والا مت سمجھو۔ شاعر کی اس بات پر غور کرو:

www.dawateislami.net

اِنَّ الْقَلِیْلَ مِنَ الدَّوَامِ کَثِیْرٌ　　لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الذُّنُوْبِ اَقَلَّهَا

ترجمہ: تھوڑے گناہ کو ہرگز معمولی نہ سمجھو کیونکہ ہمیشگی (یعنی ہمیشہ گناہ کرتے رہنے) سے "تھوڑا" زیادہ ہو جاتا ہے۔ (منہاج العابدین، ص59)

﴿18﴾ اللہ پاک کے نیک بندوں کی شان

یَخَافُ عَلٰی نَفْسِہٖ مَنْ یَّتُوْبُ　　فَکَیْفَ تَرٰی حَالَ مَنْ لَّا یَتُوْبُ

ترجمہ: توبہ کرنے والا اپنے بارے میں خوف زدہ ہے تو پھر تمہارے خیال میں توبہ نہ کرنے والے کا حال کیسا ہونا چاہیے؟ (منہاج العابدین، ص60)

﴿19﴾ زندگی میں ایک بار ایسے بھی کیجئے

غُسل کرو، پاک صاف کپڑے پہنو اور چار رکعات ایسے پڑھو جیسے پڑھنے کا حق ہے، پھر اپنے چہرے کو زمین پر ایسی جگہ رکھ دو جہاں تمہیں اللہ پاک کے سوا کوئی نہ دیکھ رہا ہو، پھر اپنے سر پر مٹّی ڈالو پھر تمام اعضا میں سب سے عزّت والے اپنے چہرے کو خاک آلود کرو۔ اس طرح کہ آنکھوں سے آنسو جاری ہوں، دل غم میں ڈوبا ہو، آواز بلند اور پکار آہستہ ہو اور جتنا ہو سکے تم ایک ایک گناہ کو یاد کرتے ہوئے خود کو مَلامَت (یعنی شرمندہ) کرو اور اپنے نفس کو ڈانٹتے ہوئے کہو: اے نفس! تجھے شرم نہیں آتی؟ کیا تُو توبہ نہیں کر سکتا؟ کیا تجھ میں اللہ پاک کے عذاب کو سہنے کی طاقت ہے؟ کیا تو اللہ پاک کو ناراض کرنا چاہتا ہے؟ یونہی کرتے کرتے روتے رہو پھر اپنے رحیم ربّ کی بارگاہ میں ہاتھوں کو پھیلا دو اور عرض کرو: الٰہی! تیرا بھاگا ہوا غلام تیرے در پر حاضر ہے، تیرا نافرمان بندہ صُلح کی طرف لوٹ آیا ہے، تیرا گناہ گار تجھ سے معذرت چاہتا ہے۔ الٰہی! مجھے اپنے کرم سے بخش دے اور اپنے

www.dawateislami.net

فضل سے مجھے قبول فرمااور مجھ پر اپنی نظرِ رحمت فرما، الٰہی! میرے پچھلے گناہ معاف فرمادے اور آئندہ زندگی میں گناہوں سے محفوظ فرما، بے شک ساری بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے اور تُو ہم پر رحم فرمانے والا مہربان ہے۔(منہاج العابدین، ص61)

﴿20﴾ عبادت میں کیسے دل لگے

حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: ”بندہ جب دنیا سے بے رغبت ہوتا ہے تو اس کا دل حکمت سے مُنوَّر ہو جاتا ہے اور اعضا عبادت کرنے میں اس کے مددگار بن جاتے ہیں۔“ اس بات کو پلّے باندھ لو۔(منہاج العابدین، ص65)

﴿21﴾ دوست کا دشمن

دنیا اللہ کی دشمن ہے جبکہ تم اللہ سے محبت کرنے والے ہو اور جو کسی سے محبت رکھتا ہے وہ اُس کے دشمن سے نفرت رکھتا ہے۔(منہاج العابدین، ص69)

﴿22﴾ اولیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم کی شان

جہاں تک حلال سے بے رغبتی کی بات ہے تو یہ ابدالوں (یعنی اولیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم) کا وَصْف ہے، وہ حلال سے بھی بقدرِ ضرورت ہی لیتے ہیں جبکہ حرام تو ان کے نزدیک آگ ہے اسے لینا تو دور کی بات ان کے دل میں اس کا خیال بھی نہیں آتا۔(منہاج العابدین، ص69)

﴿23﴾ ضرورت سے زیادہ حلال استعمال کرنے کی مثال

ایک شخص نے تمام لَوازِمات کا خاص خیال رکھتے ہوئے نفیس اور عمدہ حَلوَہ تیار کیا مگر

www.dawateislami.net

تیار کرنے کے بعد اس میں زہر کا ایک قطرہ ڈال دیا، زہر ڈالتے وقت ایک شخص اسے دیکھ رہا تھا اور ایک ایسا تھا جس نے یہ نہیں دیکھا تھا تو جب دونوں کے سامنے وہ بہترین اور عمدہ حلوہ کھانے کے لیے رکھا جائے گا تو جسے زہر کی ملاوٹ کا علم ہے وہ اس سے بچے گا بلکہ اُس کے دل میں کھانے کا خیال تک نہیں آئے گا اور یہ اس کے نزدیک آگ بلکہ اُس سے بھی سخت ہو گا کیونکہ وہ اس میں موجود آفت کو جانتا ہے لہٰذا وہ اس کی ظاہری عمدگی سے دھوکا نہیں کھائے گا اور اُس کے بَرعکس جس نے زہر کو دیکھا نہیں تھا وہ اس کی ظاہری عمدگی و سجاوٹ سے دھوکا کھا کر اس کے لیے لَپکے گا اور اس سے بچنے والے پر تعجب کرے گا بلکہ اسے بے وُقوف سمجھے گا یہی حال دنیا کے حرام کا بھی ہے، بصیرت (یعنی دل کی روشن آنکھوں اور) اِستِقامت والے اس سے بچتے ہیں اور بے خبر و غافل اس کا شوق رکھتے ہیں۔

یونہی دنیا کا حلال ان عقلمندوں کے لیے اس حلوے کی طرح ہے جس میں بنانے والے نے زہر تو نہیں ڈالا مگر تھوک دیا یا ناک ڈال دی تو اس کاروائی کو دیکھنے والا اس سے کراہت کرے گا، دور ہٹے گا اور سخت ضرورت کے علاوہ اسے استعمال نہیں کرے گا اور جس نے اسے دیکھا نہیں اسے معلوم ہی نہیں کہ اس میں کیا ہے وہ اس کے ظاہر کو دیکھ کر دھوکا کھائے گا اور اسے پسند کرتے ہوئے اس کی لالچ کرے گا۔ تو یہ دونوں اہلِ بصیرت و استقامت اور اہلِ غفلت و رغبت کے لیے دنیا کے حلال کی مثال ہے۔

غور کرو کہ دونوں شخص خِلقَت و طبیعت میں ایک ہیں مگر صرف دیکھنے کی وجہ سے دونوں کا حال مختلف ہو گیا، ایک نے دیکھا اور اسے علم ہو گیا جبکہ دوسرے نے نہیں دیکھا تو بے خبر رہا۔ اگر رغبت رکھنے والا بھی بچنے والے کی طرح دیکھ لیتا اور جان جاتا تو وہ بھی

www.dawateislami.net

ضرور بچتا اور یونہی دیکھنے والا اگر نہ دیکھتا اور نہ جانتا تو رغبت والے کی طرح وہ بھی ضرور رغبت رکھتا۔ (منہاج العابدین، ص70)

﴿24﴾ جاننے والوں کا دُکھ

حضرت سیِّدُنا سُفیان ثَوری رحمۃُ اللہِ علیہ کے دروازے پر لکھا تھا: اللہ پاک انہیں جزائے خیر عطا فرمائے جو ہمیں نہیں جانتے اور ایسی جزا وہ ہمارے دوستوں کو عطا نہ فرمائے کیونکہ ہمیں جو بھی اَذِیّت ملی دوستوں ہی سے ملی۔ (منہاج العابدین، ص79)

﴿25﴾ عُلَما و مفتیانِ کرام اور عوام سے میل جول

لوگ دینی معاملات میں جس شخص کے محتاج ہوں ایسے شخص کو لوگوں کے ساتھ میل جول رکھنے کے لیے دو چیزوں کی شدید ضرورت ہوتی ہے: (1) لمبا صبر، بہت زیادہ بُردباری، شفقت بھری نظر اور ہمیشہ اللہ پاک سے مدد طلب کرنا۔ (2) لوگوں سے اس طرح علیحدگی کہ صرف جسمانی طور پر اُن کے ساتھ رہے، اگر وہ اس سے بات کریں تو یہ بھی کرے، اگر وہ ملاقات کو آئیں تو ان کے مرتبہ کے لحاظ سے انہیں عزّت دے اور شکریہ ادا کرے، اگر وہ بات نہ کریں اور علیحدہ رہیں تو اسے بھی ان کی کوئی پروانہ ہو، اگر لوگ سچائی اور بھلائی پر ہوں تو یہ ان کی مدد کرے اور اگر وہ بُرائی و بے ہودگی کریں تو یہ ان کی مُخالَفت کرے اور ان سے الگ ہو جائے ہاں! اگر اسے امّید ہو کہ میری بات مان لیں گے تو انہیں منع کرے۔ ساتھ ہی ساتھ لوگوں کے حُقوق مثلاً ان سے ملاقات اور ان کی عیادت کرے اور اگر اس کے پاس کوئی حاجت مند آئے تو اپنی طاقت بھر اس کی ضرورت پوری کرے، یونہی اپنے کام پر ان کی طرف سے کسی بدلے کی امّید نہ رکھے اور ان کے اس عمل

www.dawateislami.net

کو بے مُرَوّتی یا لاپرواہی نہ سمجھے بلکہ ہو سکے تو خود خرچ کرے اور لوگ دیں تو ان سے نہ لے، لوگوں کی طرف سے پہنچنے والی تکلیف برداشت کرے بلکہ انہیں خندہ پیشانی سے ملے، اپنی ضرورتیں ان سے پوشیدہ رکھے بلکہ ان کا حل خود تلاش کرے اور ان ضرورتوں کو پوشیدہ طور پر پورا کرے اور نفلی عبادت کے لیے وقت نکالے۔(منہاج العابدین، ص86)

﴿26﴾ فاروقِ اعظم رضی اللہُ عنہ کا خوفِ خدا

مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ حضرت عمر رضی اللہُ عنہ نے فرمایا: اگر میں رات کو سوتا ہوں تو (رات عبادت میں نہ گزار کر) اپنا نقصان کرتا ہوں اور اگر دن میں سوتا ہوں تو رعایا (یعنی قوم) کا نقصان کرتا ہوں اب ان دو باتوں کے ہوتے ہوئے میں کیسے سو سکتا ہوں؟

(منہاج العابدین، ص87)

﴿27﴾ بزرگوں کی سیرت اپنانے کے لئے

(1) اگر تم بزرگوں کی سیرت اپنانا چاہتے ہو تو اپنے اندر مصیبتیں برداشت کرنے کی قوّت پیدا کرو۔(2) ہر ناپسندیدگی کے وقت نفس کو باوقار اور دل کو خوب صبر کرنے والا بناؤ۔(3) زبان کو قید رکھو اور آنکھوں کو لگام دو۔(منہاج العابدین، ص88)

﴿28﴾ اللہ والوں کی صحبت کی اہمیت

ہر حال میں اللہ والوں کی صحبت اختیار کرنا اور تکالیف پر صبر کرنا ہی بہتر ہے۔

(منہاج العابدین، ص96)

﴿29﴾ دوستوں سے ملاقات کی دو شرائط

حضور نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہُ عنہ سے فرمایا: زُرْ غِبًّا

www.dawateislami.net

تَزْدَدْ حُبًّا یعنی کبھی کبھی ملا کرو محبت میں اضافہ ہو گا۔

(معجم کبیر، 4/ 21، حدیث: 3535۔ منہاج العابدین، ص96)

شرحِ حدیث: ملنے جُلنے کے معاملے میں دو طرح کے لوگ ہوتے ہیں:

(1) وہ جن سے انسان کا بَرادَرانہ اور گہرا تعلّق ہو، آپس میں اِخلاص اور محبت کا رشتہ قائم ہو، بار بار ملاقات سے اُکتاہٹ پیدا ہونے کے بجائے ایک دوسرے سے اُنسیت پیدا ہوتی ہو، تو ایسے دوست سے روابط و تعلّق کی کثرت باعثِ خیر ہے۔

(2) جہاں محبت گہری نہ ہو، بلکہ تکلُّفات کا حجاب حائل ہو، دلوں میں فاصلے اور تحفُّظات ہوں، تو ایسے میں اکثر ملاقات کی کثرت سے اُکتاہٹ پیدا ہوتی ہے، لہٰذا ایسے میں سمجھداری ذرا فاصلہ قائم رکھنے میں ہے۔ اس صورت میں گاہے گاہے (یعنی کبھی کبھار) کی ملاقات عزّت اور آپسی محبت کو بحال رکھتی ہے۔ (روضۃ العقلاء ونزہۃ الفضلاء، ص116 مفہوماً)

﴿30﴾ فضول ملاقاتیں کرنے کا شوق

لوگوں سے بے جا اُنسیت و ملاقات رزق میں تنگی کی علامت ہے، جب تم دیکھو کہ تمہارا دل خواہ مخواہ لوگوں سے ملنے اور گفتگو کرنے کو چاہ رہا ہے تو سمجھ جاؤ کہ تمہارا فارغ اور بیکار رہنا تمہیں اس فضول کام کی طرف بلا رہا ہے۔ (منہاج العابدین، ص98)

﴿31﴾ محبوب کے کلام کی لذّت

حضرت موسیٰ کلیمُ اللہ علیہ السّلام جب اللہ پاک سے باتیں کر کے واپس آئے تو لوگوں سے دور رہنے لگے اور اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں ڈال لیتے تاکہ لوگوں کی باتیں نہ سنیں اور آپ علیہ السّلام لوگوں کی گفتگو سے مُتَنَفِّر ہوتے اور وَحشت محسوس فرماتے تھے۔

www.dawateislami.net

لہٰذا تم اس پر عمل کرو جو ہمارے شیخ رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا ہے:

ترجمہ: (1) تم لوگوں سے (بِلاضرورت) کنارہ کَش ہو کر اللہ پاک کی دوستی پر راضی رہو۔ (2) محبت میں سچّے رہو چاہے لوگوں میں موجود ہو یا غائب۔ (3)... جیسے چاہو لوگوں کی چھان بین کرو تم انہیں بچھوؤں کی مانند پاؤ گے۔ (منہاج العابدین، ص98)

﴿32﴾ کاش! نفس و شیطان کے خلاف جنگ جاری رہے

حضرت یحییٰ بن مُعاذ رازی رحمۃُ اللہِ علیہ نے سچ ہی فرمایا کہ "شیطان فارغ ہے اور تُم مصروف ہو، وہ تمہیں دیکھ رہا ہے جبکہ تم اسے نہیں دیکھ سکتے، تم اُسے بھلا دیتے ہو مگر وہ تمہیں بھولنے والا نہیں اور خود تیری ذات میں تیرے ہی خلاف شیطان کے بہت سے مددگار ہیں۔" لہٰذا شیطان سے جنگ کرنا اور اس پر غضبناک ہونا ضروری ہے ورنہ تم فساد و ہلاکت سے بے خوف نہیں ہو سکتے۔ (منہاج العابدین، ص101)

﴿33﴾ شیطان کو بھگانے کے دو طریقے

اگر تم سوال کرو کہ میں کس چیز کے ساتھ شیطان سے جنگ کروں اور اسے کیسے دور بھگاؤں؟ تو یاد رکھو کہ صوفیائے کرام (رحمۃُ اللہِ علیہم) کے اس بارے میں دو طریقے ہیں:

پہلا طریقہ: ایک بزرگ رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا کہ شیطان کو بھگانے کا یہی طریقہ ہے کہ اللہ کی پناہ مانگتے رہو، کیونکہ شیطان ایک کتّا ہے جسے اللہ پاک نے تم پر مُسلّط کیا ہے اگر تم اس سے جنگ کرنے اور اسے دور بھگانے میں لگ گئے تو تھک جاؤ گے اور تمہارا وقت برباد ہو جائے گا اور یہ کتّا تم سے جیت کر تمہیں کاٹے گا اور زخمی کر دے گا لہٰذا اس کتّے کے مالک (یعنی اللہ پاک) کی طرف رجوع کرنا ہی زیادہ بہتر ہے تاکہ وہ اسے تم سے دور کر

www.dawateislami.net

دے۔ **دوسرا طریقہ:** دیگر بزرگوں نے یہ طریقہ بتایا ہے کہ بندہ مُجاہدہ (یعنی خوب کوشش) کرے اور شیطان کی مُخالَفت کرنے اور دور بھگانے میں ڈٹ جائے۔

میں کہتا ہوں (یعنی امام غزالی رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں): میرے نزدیک بہترین طریقہ یہ ہے کہ تم دونوں طریقوں کو جمع کر لو پہلے شیطان کے شر سے پناہ مانگو جیسا کہ ہمیں حکم دیا گیا ہے، بے شک اللہ پاک اس کے شر سے پناہ دینے کو کافی ہے، پھر اگر ہم دیکھیں کہ وہ ہم پر غالب آرہا ہے تو سمجھ جائیں کہ اللہ پاک نے ہمیں اس آزمائش میں مبتلا فرمایا ہے تاکہ اللہ پاک ہماری خوب محنت اور کوشش کی سچائی اور ہمارے صبر کا امتحان لے۔ (منہاج العابدین، ص101)

﴿34﴾ نَفْسانی خواہشات کے نقصانات

تم مخلوق میں جو بھی فتنہ، گمراہی، گناہ اور ذِلّت و رُسوائی دیکھو گے اس کا سبب نفس اور اس کی خواہش ہی نظر آئے گی۔ اگر یہ نفس نہ ہوتا تو مخلوق سلامتی اور خیر میں ہی رہتی۔ جب یہ دشمن (یعنی نفس) اس قدر نقصان پہنچانے والا ہے تو عقلمند پر لازم ہے کہ اس سے بچاؤ کا اہتمام کرے۔ (منہاج العابدین، ص118)

﴿35﴾ نَفْس کے زور کو توڑنے والی تین چیزیں

نَفْس کے زور کو توڑنے والی تین چیزیں ہیں: (1) اپنے آپ کو خواہشات سے روکنا، کیونکہ ضدّی جانور کو جب چارہ کم ملتا ہے تو وہ نرم پڑ جاتا ہے۔ (2) نفس پر عبادات کا بوجھ ڈالنا، کیونکہ چارہ کم دینے کے ساتھ ساتھ گدھے پر بوجھ بھی بڑھا دیا جائے تو وہ بھی بے بس ہو کر قابو میں آجاتا ہے۔ (3) اللہ پاک سے مدد مانگنا اور اس کی بارگاہ میں گریہ وزاری کرنا کہ وہ تمہاری مدد کرے کیونکہ اس کے سوا کوئی چارہ نہیں۔ (منہاج العابدین، ص119)

www.dawateislami.net

﴿36﴾ اللہ پاک سے ڈرو جیسا ڈرنے کا حق ہے

عظیم تابِعی بزرگ حضرتِ مُجاہِد رحمۃُ اللہ علیہ نے (اِتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ (پ4، اٰلِ عمرٰن:102) ترجَمۂ کنزالعرفان: ”اللہ سے ڈرو جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے۔“ کا معنیٰ یوں بیان) فرمایا: اللہ پاک کی فرمانبرداری کی جائے نافرمانی نہ کی جائے اور اس کا ذکر کیا جائے بُھلایا نہ جائے اور اُس کا شکر ادا کیا جائے ناشکری نہ کی جائے۔ (منہاج العابدین، ص130)

﴿37﴾ نگاہوں کی حفاظت

بندہ کبھی ایسی نظر ڈالتا ہے جس کے سبب دل ایسا بگڑتا ہے جیسے کھال بگڑ جاتی ہے، اب اُس سے کبھی فائدہ نہیں اٹھایا جاسکتا۔ (منہاج العابدین، ص136)

﴿38﴾ شہوتوں کے لئے سب سے اچھی رُکاوٹ

حضرت سیِّدُنا ذوالنُّون مِصری رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: ”شہوتوں کے لئے سب سے اچھی رکاوٹ نگاہیں نیچی رکھنا ہے۔“ (منہاج العابدین، ص137)

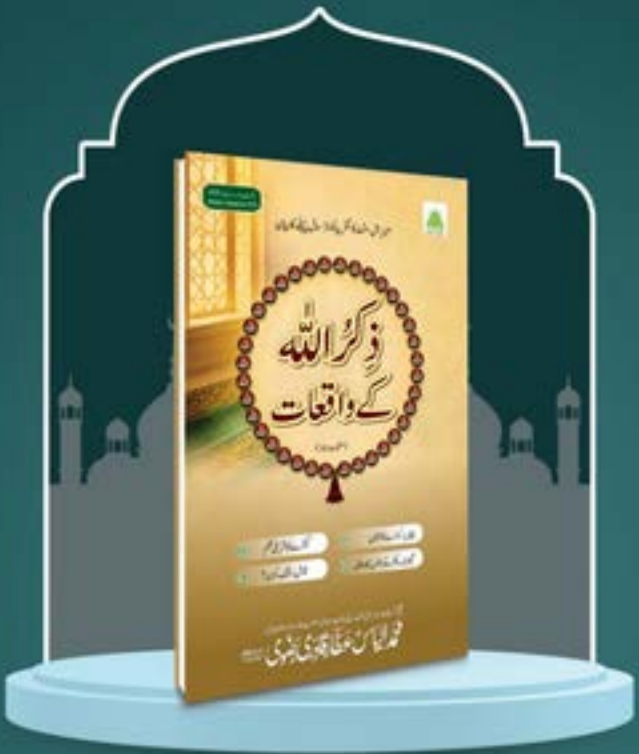
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

یہ رِسالہ پڑھ کر دوسرے کو دے دیجئے

شادی غمی کی تقریبات، اجتماعات، اَعراس اور جلوسِ میلاد وغیرہ میں مکتبۃ المدینہ کے شائع کردہ رسائل اور مَدَنی پھولوں پر مشتمل پمفلٹ تقسیم کر کے ثواب کمایئے، گاہکوں کو بہ نیّتِ ثواب تحفے میں دینے کیلئے اپنی دُکانوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول بنایئے، اخبار فروشوں یا بچّوں کے ذَرِیعے اپنے محلّے کے گھر گھر میں ماہانہ کم از کم ایک عدد سنّتوں بھرا رسالہ یا مَدَنی پھولوں کا پمفلٹ پہنچا کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچایئے اور خوب ثواب کمایئے۔

www.dawateislami.net

اگلے ہفتے کا رسالہ



فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net